محمد عمر فاروق

غلطی کا خمیازہ

غلطی مان لینا اچھی بات ہے، لیکن کمال تو یہ ہے کہ آئندہ غلطی سے بچا جائے۔ ۱۹۷۹ء میں سوویت یونین روس نے افغانستان پر حملہ کر کے جو غلط قدم اٹھایا تھا۔ اس کے نتائج نے دنیا کے نقشے کو تبدیل کر ڈالا اور آج چوبیس برس کے بعد سوویت یونین روس کے آخری سربراہ میخائل گورباچوف کو یہ مانے بغیر کوئی چارہ نہ رہا کہ ''افغانستان میں سوویت فوجوں کی تعیناتی سوویت یونین کی عظیم غلطی تھی۔ جس انقلاب کی ہم افغانستان میں حمایت کر رہے تھے۔ اس کی عوام مخالفت کر رہے تھے اور اس غلطی کو تمام پولٹ بیورو نے محسوس کیا تھا۔ انہوں نے عسکری میگزین ''سولجر'' میں لکھے گئے مضمون میں کہا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کو بے شمار خطوط ملتے تھے، جن میں جنگ روکنے کا مطالبہ ہوتا تھا۔ یہ خطوط فوجیوں کی بیویوں، ماؤں اور بیٹیوں کی طرف سے لکھے جاتے تھے، لیکن ہم انہیں مسترد کر دیتے تھے۔'' ربع صدی گزرنے کے بعد اب جس غلطی کا اعتراف کیا جا رہا ہے۔ پلٹ کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ان گزرے برسوں میں اس ایک غلطی نے تاریخ عالم پر کیا نتائج مرتب کیے۔ افغانستان سے روسی فوج ۱۹۸۹ء میں ناکام و نامراد ہو کر اُلٹے قدموں واپس ہوئی، اس کے ٹھیک ایک سال بعد سوویت یونین شکست و ریخت سے ایسا دوچار ہوا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر درجن بھر ریاستوں میں بٹ گیا۔ سوویت یونین جو ایک مسلم مملکت افغانستان پر قبضے کے لیے افغان سرزمین پر چڑھ دوڑا تھا۔ اب اس کے اپنے سینے پر قازقستان، ترکمانستان، تاجکستان، آذربائیجان، کرغیزستان اور ازبکستان کی صورت میں چھ مسلم ریاستیں نمودار ہو گئیں۔ کمیونزم گمنامی کے غاروں میں اتر گیا۔ دیوار برلن ریزہ ریزہ ہو کر ماضی کی تاریخ میں دفن ہو گئی۔ یوگوسلاویہ کا طلسم ٹوٹا اور بوسنیا ایک نئی مسلم مملکت کے طور پر نمودار ہوا۔ خود افغانستان میں کچھ وقفے کے بعد مجاہدین اسلام نے طالبان کے نام سے اللہ کی حاکمیت کا جھنڈا بلند کیا اور سیکڑوں برسوں کے بعد اس گئے گزرے دور میں اسلامی حکومت کا نفاذ کر کے دنیا پر یہ حقیقت واضح کر دی کہ اسلام، دورِ حاضر میں بھی اسی طرح قابلِ نفاذ و عمل ہے۔ جس طرح چودہ سو برس پہلے تھا۔

افغانستان پر روسی حملے کے مابعد اثرات نے جہاں دنیا کے دیگر اشتراکی اور روس نواز ملکوں کی نظریاتی سرحدوں کو بنیادوں سے ہلا ڈالا۔ وہاں عالم اسلام بھی گہری تبدیلیوں سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ جہادِ افغان سے اسلامی ملکوں کے عوام میں بیداری کی لہر اٹھی اور ان میں اپنی شناخت کے تحفظ اور اپنی سلامتی و بقاء کے احساس نے انگڑائی لی، مسلم نوجوانوں میں مذہب کی طرف رجوع میں حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ مسلم حریت پسند تحریکوں کو تقویت ملی اور اس طرح عالم کفر

کے خلاف جہاد دنیا کے ہر خطے میں پھیل گیا۔

پاکستان نے افغان جہاد میں تاریخی کردار ادا کیا۔ ہر طرح کی سطح پر امداد کی۔ لاکھوں افغان مہاجرین کی مہمانی کی اور اس کے صلے میں افغان مسلمانوں کی بے لوث محبت وعقیدت کے ثمرات سمیٹے۔ طالبان ذی شان کے دور میں پہلی دفعہ مغربی افغان سرحد کی طرف سے پاکستان کو تحفّظ کا احساس نصیب ہوا، اور پاک افغان تعلقات میں از حد گرمجوشی کے مظاہرے دیکھنے میں آئے، لیکن ان بے مثال دوطرفہ برادرانہ تعلقات کو امریکی استعمار کی ایسی منحوس نظر لگی کہ یک لخت پاکستان نے اپنی افغان پالیسی کو اُلٹ کر رکھ دیا۔ کل کے دوست (طالبان) آج کے دشمن ہو گئے، کل جنہیں مجاہدین کہتے کہتے ہمارے حکمرانوں کی زبان نہ تھکتی تھی، اب وہ دہشت گرد کہلائے اور آخر کار حکمرانوں نے امریکی صیاد کا غیر مشروط ساتھ اس طرح دیا کہ خود امریکہ بھی پاکستان کے اس غیر متوقع تعاون پر حیران رہ گیا۔ لیکن بدلہ یہ ملا کہ خود جنرل پرویز مشرف کو کہنا پڑا ہے کہ ''عراق کے بعد ہماری باری آنے کو ہے'' کاش ہم اپنے اس بدانجام سے پہلے کوئی سبق حاصل کرتے، امریکہ کا ساتھ دینے اور افغان مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگنے پر توبہ کا دامن تھام لیتے، لیکن ہم اپنے مستقبل سے بے پرواہ ہو کر اب بھی امریکہ کے حلیف اور اس کے اتحادی ہونے پر نازاں ہیں۔

ہم نے افغان مجاہدین کے قتل عام میں امریکہ کا دست و بازو بننے کے بعد شرمندگی کا احساس تو کجا، یہ بھی نہ سوچا کہ اس کے صلے میں ہمیں کیا ملا؟ یہی کہ ہمارے ایٹمی پروگرام ختم کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ جس سے ہماری ملکی سلامتی کو شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں اور ہم یہ سب جانتے، بُوجھتے اور سمجھتے ہوئے بھی ظالموں کے دوست اور اپنوں کے دشمن بنتے جا رہے ہیں۔ طالبان...... جو اس پورے خطے میں استعمار دشمنی اور اسلام دوستی کی واحد مثال اور ایک اکیلی علامت تھے، ہم نے ان کے اقتدار کو اپنے غلامانہ تعاون کے ڈیزی کٹر بموں سے برباد کیا اور نہ صرف جنوبی ایشیاء بلکہ پورے عالم اسلام میں امریکی استعمار کے تسلط کو مضبوط کیا۔ ہمارے حکمرانوں کو عراق کے بعد پاکستان کے متعلق امریکیوں کے عزائم کا پوری طرح اندازہ ہو چکا ہے۔ لیکن پھر بھی انہیں اپنی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کی ذرہ برابر بھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس افغانستان میں امریکہ اور حامد کرزئی کے قدم مضبوط کرنے کے لیے فروری کے وسط میں پاکستان کی طرف سے ۵ ہزار مشین گنیں، ۵۰ ہزار گولے اور ۱۰ ہزار مارٹر سمیت بھاری اسلحہ بطور تحفہ افغان ناظم الامور کے حوالے کیا گیا۔

ہم نے اپنی غلطی (یعنی طالبان دشمنی اور امریکہ کے ساتھ ہمہ قسم کے تعاون) سے کوئی سبق حاصل نہ کیا اور اب پھر بھاری اسلحے کی فراہمی کے ذریعے اپنے دشمنوں کو اپنی گردنوں پر سوار کرنے کے لیے دوسری بڑی غلطی کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ ان سنگین قومی و دینی جرائم کے باوجود شاید ہم اس لیے کسی آسمانی آزمائش سے بچ رہے ہیں کہ حکمرانوں کی بے

وفائیوں کے باوجود ہمارے عوام کے دل افغان مسلمانوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔اللہ ہمیں کسی آزمائش میں نہ ڈالے اور مقتدر قوتوں کو سیدھی راہ دکھائے۔آمین۔

روس کے انہدام کے بعد جب سے امریکہ واحد سپر پاور بنا ہے۔اس کی فرعونیت کا ناقوس چاروں جانب بج رہا ہے۔ظلم و درندگی اس کا شیوہ ہے۔وہ اسلام اور مسلمانوں کو معدوم کرنے کے درپے ہے۔وہ افغانستان و عراق میں آگ اور بارود برسانے کے بعد آہستہ آہستہ دیگر ممالک اسلامیہ کے خلاف جنگی کارروائیوں کے لیے بھی پر تول رہا ہے۔وقت ثابت کر چکا ہے کہ افغانستان پر حملہ اس کی بہت بڑی غلطی تھی۔وہ تمام ہتھکنڈے بروئے کار لانے کے باوجود افغانستان کو مکمل تسخیر کرنے میں ناکام رہا ہے۔جس کا خمیازہ اسے روزانہ امریکی اور اتحادی فوجیوں کی ہلاکتوں کی صورت میں بھگتنا پڑ رہا ہے۔امریکہ نے عراق پر قبضہ تو کرلیا مگر وہ پوری دنیا میں تنہا ہو چکا ہے۔عبرتناک تباہی اسے اپنی طرف بڑی سرعت کے ساتھ کھینچتی چلی جارہی ہے۔ویت نام،افغانستان اور اب عراق پر حملہ کے بعد امریکہ کے لیے مزید کسی غلطی کی گنجائش باقی نہیں رہی لیکن وہ شام وایران کو بھی دھمکیاں دے رہا ہے۔شاید اور وہ وقت قریب آ پہنچا ہے کہ جب فرعونیت کے نشے میں بدمست امریکی ہاتھی اپنی ہی فوج کو روندتا ہوا،اپنی عبرت انگیز موت سے دوچار ہوگا،لیکن روس کے گورباچوف کی طرح اپنی بربادیوں کے بعد اس وقت اپنی غلطیوں کا اعتراف بے فائدہ ہوگا کہ جب امریکہ کی ارتھی شمشان گھاٹ پر نذر آتش کر کے اس کی راکھ کو اس کے اپنے پانیوں میں بکھیر دیا جائے گا،لیکن تاریخ کا سبق یہ ہے کہ تاریخ سے کوئی سبق حاصل نہیں کرتا۔

☆☆☆

دعائے صحت

☆ **بنت امیر شریعت سیدہ ام کفیل بخاری مدظلہا:** بنتِ امیر شریعت اور مدیر ”نقیب ختم نبوت“ سید محمد کفیل بخاری کی والدہ ماجدہ مدظلہا طویل عرصے سے شدید علیل ہیں۔

☆ مجلس احرار اسلام ماہڑہ (ضلع مظفر گڑھ) کے کارکن جام مختار احمد ٹریفک حادثے میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

☆ جناب غلام رسول قریشی (گلگشت کالونی‘ملتان) ☆ الحاج ظہور احمد راجپوت (چوک بوہڑ گیٹ ملتان)

☆ حاجی فرید احمد راجپوت (بیرون حرم گیٹ‘ملتان)

☆ خان امان اللہ خان (حسن آباد‘ملتان)

احباب وقارئین سے درخواست ہے کہ تمام مریضوں کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔اللہ تعالیٰ سب کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔(ادارہ)